

شدائے

(گزشتہ سے پیوستہ)

سیرت امام زفر رضی اللہ عنہ

ابن ابی العوام، محمد بن عبد اللہ بن سعید بصری سے وہ اسحاق بن ابراہیم شہیدی سے وہ یحییٰ بن میمان سے وہ سفیان سے وہ زفر سے وہ قیس بن مبشر سے اس نے کہا : بنو امیہ میں عمر بن عبد العزیز کی مثال ایسی ہے جیسے مومن آل فرعون کی اور ابن ابی العوام نے زواری کی طلحی سے اس نے ابراہیم بن مرزوق سے اس نے محمد بن عبد اللہ انصاری سے اس نے اشعث الحمرانی سے اس نے عبد الواحد بن صبو سے کہا کہ میں قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ بن عمر کے پاس تھا امدان کے ہاں ایاس بن معاویہ بھی تھا۔ پھر دونوں سے ایک شخص نے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا (تجھے طلاق ہے اگر) تو دونوں اس کے جواب سے قاصر رہے۔ پھر دونوں نے کہا کہ اے ابو داؤد تم جواب دو ایاس نے کہا اس شخص کا خیال تھا کہ طلاق دے لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔ انصاری نے کہا کہ میں نے امام زفر سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ایاس نے جواب میں خطا کی ہے اصل میں اس شخص نے طلاق دے دی اور استننا کرنے کا ارادہ کیا لیکن نہ کیا۔ ابن ابی العوام نے ابو بکر محمد بن ہارون بن حسان برقی سے روایت کی اس نے بکر بن قاسم سے اس نے یحییٰ بن مغیرہ قرشی سے اس نے سعید بن اوس سے کہا کہ میں نے امام زفر سے سنا ایک شخص سے متعلق کہ اس نے ایک رکعت کا سجدہ چھوڑ دیا پھر سیدھا کھڑا ہو گیا پہلے اس کے کہ فاتحہ شروع کرے کہ ایسا شخص سجدہ میں جانے پھر اپنے نئے عمل کی طرف لوٹے۔ ابن ابی العوام نے طلحی سے اس نے بکر بن قتیبہ سے اس نے ہلال بن یحییٰ سے کہا کہ میں نے امام ایوسف سے ایک شخص کے متعلق سوال

کہا کہ اس کے پاس دوسو دراهم تھے اور ان پر دو سال گزر گئے ہیں انہوں نے کہا کہ پہلے سال میں پانچ دراهم ہیں اور دوسرے سال پر کچھ بھی نہیں ہے پھر میں نے اس سے کہا کہ امام زفر کہتا ہے کہ اس پر دس دراهم ہیں پھر اس پر تیسری محبت کیا ہے ؟ فرمایا میری اس پر محبت کیا ہوگی جو دوسو دراهم میں چار سو دراهم کہتا ہے ۔ بکار سے کہا کہ ان دراهم پر چند سال گزر گئے ۔

ابو نعیم اصبہانی نے تاریخ اصبہان میں امام زفر سے ترجمہ میں کہا ہے کہ انھوں نے رائے سے رجوع کیا ۔ اور عبادت کی طرف لوٹے داد و طائی ان سے دوست تھے جیسا کہ گذرا لیکن امام زفر کی شخصیت ایسی تھی جس نے فقہ اور عبادت دونوں کو جمع کیا اور رائے جو کتاب و سنت کی مدد سے لی جائے وہ ایسی نہیں ہے کہ اس سے رجوع کیا جائے جس رائے کو پھوڑنا چاہیے وہ ایسی رائے ہے جس کا اعتماد نفسانی خواہش پر ہونہ کہ کتاب اور سنت پر اور ہمارے اصحاب اس سے بری تھے ۔ امام زفر نے فقیہہ ہو کر زندگی بسر کی وہ رائے اور بیداری کو فہم میں استعمال کرتے تھے اور وہ فقیہہ رائے اور فقہ میں بصیرت دے ہو کر وفات ہوئے ۔ اور وہ رائے کو دلیل اور فیصلے میں قابل توبہ نہیں سمجھتے تھے ۔

اس پر دلیل وہ ہے جس کو ابن ابی العوام نے طحاوی سے اس نے ابن ابی عمران سے اس نے ابو نعیم فضل بن دکین سے کہ میں امام زفر کے ہاں داخل ہوا اور وہ سکرانہ کی حالت میں تھے کہ کہتے تھے کہ اس عورت کے لئے ایک حالت میں ہر ہے اور دوسری حالت میں ہر کا تیسرا حصہ ہے ۔ کیا یہ وہ شخص ہو سکتا ہے جس نے رائے سے رجوع کیا ہوا ۔ رضی اللہ عنہ ۔

احمد بن محمد بن سعد تمیمی نے چلایا عبد الرحمن بن مالک بن مغول سے جیسا کہ میں نے دیکھا حافظ برزالی کی تحریر سے : ایک شخص امام ابو حنیفہ کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے کل رات نبیز پیا تھا اور مجھے نہیں معلوم کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے ؟ امام صاحب نے فرمایا کہ عورت تیری بیوی ہے جب تک تجھے یقین ہو جائے کہ تو نے اس کو طلاق دی ہے ۔ پھر وہ شخص سفیان ثوری کے پاس آیا اور کہا اے اباعبد اللہ میں نے کل رات نبیز پیا تھا

اور مجھے معلوم نہیں ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے یا نہیں؟ سفیان نے کہا جاؤ اس کو طلاق دے دو پھر اس سے رجوع کرو! اس کے بعد زفر بن ہذیل کے پاس آیا اور کہا اے ابانذیل میں نے کل رات نیند پیا اور مجھے معلوم نہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے یا نہیں؟ اس نے کہا کہ میرے سوا کسی دوسرے سے بھی سوال کیا ہے؟ کہا ہاں امام ابوحنیفہ سے کہا اس نے تجھے کیا کہا؟ کیا اس نے یہ کہا کہ عورت تیری بیوی ہے جب تک تجھے یقین ہو کہ تو نے اسے طلاق دے دی ہے امام زفر نے کہا صواب وہی ہے جو انہوں نے کہا پھر پوچھا ان کے سوا کسی دوسرے سے بھی یہ مسئلہ پوچھا ہے کہا ہاں سفیان سے امام زفر نے پوچھا اس نے تجھے کیا کہا ہے کہا اس نے یہ کہا ہے کہ جا اس کو طلاق دیدے پھر اس سے رجوع کر پھر اگر تو نے اس کو طلاق دی ہے تو اس سے رجوع کیا ہے اور اگر طلاق نہیں دی تو رجوع تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا کہا یہ کیا اچھا ہے پھر اس سے کہا کہ اس کے سوا کسی دوسرے سے بھی پوچھا ہے کہا ہاں شریک بن عبداللہ سے، پوچھا اس نے کیا کہا کہا اس نے کہا کہ جاؤ اس کو طلاق دیدو پھر اس سے رجوع کرو! کہا کہ امام زفر یہ سن کر ہنسنا اور فرمایا کہ میں تیرے لئے ایک مثال بیان کرتا ہوں کہ ایک شخص کا سانپ سے گذر ہوا جو پانی بہا رہا تھا اور وہ اس کے کپڑے کو لگا۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ تیرا کپڑا پاک ہے اور تیری نماز پوری ہے جب تک تجھے پانی کے متعلق یقین نہ ہو جائے اور سفیان نے کہا کہ اپنے کپڑے کو دھو ڈالو اگر وہ نجس ہوگا تو پاک ہو جائے گا اور اگر پاک ہوگا تو مزید پاک ہوگا اور شریک نے اسے کہا جاؤ اس پر پیشاب کر دو پھر اس کو دھوؤ۔ ۱۷۰۔ یہ آپ کے آراء اور اجوبہ کا نمونہ ہے۔